بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۹ شعبان ۱۳۸۸ھ ۔ یکم نبوت ۱۳۴۷ ہش ۔ یکم نومبر ۱۹۶۸ء	نمبر ۲۴۶

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۳۱ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں :

○ ربوہ ۳۱ اخاء ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ رات سردرد کی وجہ سے بہت ناساز رہی ۔ نیز گلے میں خراش کی تکلیف بھی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین ۔

○ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی صحت کے متعلق آپ کے فرزند مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کی طرف سے حسب ذیل اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں :-

(۱) کراچی ۲۹ اخاء ۔ حضرت والد صاحب کی حالت میں قدرے بہتری کی صورت تو پیدا ہوئی ہے لیکن گردوں کی خرابی کی وجہ سے خون میں زہریلا مواد تاحال زیادہ ہے ۔

(۲) کراچی ۳۰ اخاء ۔ حالت تاحال پہلے جیسی ہی ہے ۔ خون میں زہریلا مواد ابھی تک کنٹرول نہیں ہو سکا ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

○ مکرم بشیر الدین صاحب سامی بٹ ور کا چھوٹا بچہ سخت بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے آمین

○ حکومت نے ملیریا کے انسداد کے لئے ایک محکمہ قائم کیا ہوا ہے اس محکمہ کی ایک شاخ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی قائم ہے ۔ اور دوسری شاخ محلہ دار النصر ربوہ میں بھی موجود ہے مقامی احباب بخار کی حالت میں خون ٹسٹ کرانے اور مفت دوائی کے حصول کے لئے ان شاخوں سے رجوع کریں

○ محترمہ بسم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل علی خان صاحب مرحوم سابق آئی ۔ سی ۔ ایس (جو بہار میں کلکٹر کے عہدہ جلیلہ پر فائز تھے) بعارضہ فالج بیمار ہیں ۔ اور سخت کمزور ہو گئی ہیں ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔ (بریگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے

یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان غیر اللہ سے سوال کرے

"پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے ۔ دعا سے حاصل ہوتی ہے غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جب تک انسان پورے طور پر حنیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں ۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے ؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے وہ مومن اور حنیف ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے ۔ ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جائیں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں ادھر ہی جھکتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے ۔ جیسے وہ شاخیں پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتیں ۔ اسی طرح دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے ۔" (ملفوظات جلد اول ۱۴۴)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نبوت ۱۳۴۷ ہش

جامع صحیح بخاری (پارہ نہم و دہم)

احباب جانتے ہیں کہ صحیح بخاری کو دین میں کیا مرتبہ حاصل ہے اور احمدیوں کے لئے اس کا مطالعہ کتنی اہمیت رکھتا ہے۔ علمائے اسلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی تاریخ کو جس احتیاط اور صحت کے ساتھ احادیث میں محفوظ کیا گیا ہے۔ عام تاریخ میں شاید کام نہیں لیا گیا۔ احادیث میں بھی چھ تصانیف کو "صحیح" کا نام دیا گیا ہے۔ اور ان میں سے بھی صحیح بخاری کو اول درجہ حاصل ہے۔ اکثر کے نزدیک علم دین کے لئے قرآن کریم کے بعد صحیح بخاری اہمیت حاصل ہے۔

بہرحال احادیث کی کتب میں سے بخاری شریف کا مطالعہ دینی علوم میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تاکید فرمائی تھی کہ

"بہت سے ضروری کام ہیں جو کرنے کے ہیں۔ مگر ان کی طرف توجہ نہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کے ترجمہ اور اس کی شرح کا کام بھی نہایت ضروری اور اہم ہے۔ اگر ہم نے نہ کیا تو ان لوگوں سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے کا موقعہ نہیں ملا۔ اور جو آپ کے فیضان سے براہِ راست مستفیض نہیں ہوئے۔ غیروں کے تراجم اور حواشی رہ جائیں گے اور پھر جو ان پر شتاب لکھا ہوا ہوگا اسی پر دارومدار ہوگا۔ اور پھر بعد از وقت اعتراضوں کو دیکھ کر ادھر اُدھر کے جوابوں کی سوجھے گی"

(پیش لفظ جامع صحیح بخاری پارہ نہم و دہم)

چنانچہ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضؓ نے اس کام کی سرانجام دہی کے لئے بیڑا اٹھایا اور آپ ابھی صرف ۱۹ پاروں کو مکمل کرچکے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہنا پڑا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ سید صاحب موصوف کی اس کام میں اہلیت مسلمہ ہے۔ آپ نے عرب ممالک میں رہ کر علماء و فضلا سے علم حدیث کی تکمیل کی تھی اور اس فن میں کمال حاصل کیا۔ اس لئے اس کام کے لئے آپ کی ذات نہایت موزون تھی۔ اور اگرچہ آپ اس کام کو مکمل نہیں کرسکے۔ تاہم جو کچھ آپ نے کیا ہے۔ وہ بھی ابھی تک تمام کا تمام قارئین کرام کے ہاتھوں میں نہیں پہنچ سکا۔ آج پارہ نہم اور پارہ دہم کی اشاعت کی خوشخبری احباب کو پہنچائی جاتی ہے۔

ہمیں ادارۃ المصنفین ربوہ کا ممنون ہونا چاہیئے۔ کہ اس نے باوجود انتہائی مصروفیت اور دیگر موانعات کے اس جلد کا بھی نہایت احسن صورت میں اہتمام کرکے اس خوانِ نعمت کو دوستوں کے سامنے پیش کیا ہے اس ضمن میں یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ نے جس قدر اس کام کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ احباب نے اس جوش اور شوق سے اس کا خیر مقدم نہیں کیا۔ حالانکہ جماعت احمدیہ دین کے لئے قربانیوں کے تعلق میں دوسروں کے نزدیک بھی لامثال ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ تو کھڑی ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ اس کے لئے قربانی کا نمونہ پیش کرے۔

سچ تو یہ ہے کہ وہ جماعت جس کا کام ہی قربانی کا نمونہ پیش کرنا ہے۔ اس معاملہ میں پیچھے نہیں رہ سکتی۔ جماعت احمدیہ کی صفت ہی یہ ہے کہ ان

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نقصان سے بچنے کے لئے دُعا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُوْلُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَّمَسَآءِ کُلِّ لَیْلَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَّا لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عثمان رضؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح وشام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالےٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں۔ جس کے نام کے ہوتے ہوئے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی:

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آرہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے"۔

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

۲ کے نزدیک "قوتِ خرید" کا مسئلہ کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ "صحیح بخاری" ایسی اہم کتاب ہے کہ چاہیئے کہ کوئی لائبریری اس سے محروم نہ رہے۔ اور کوئی احمدی نہ ہو جس نے اس کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس عظیم کتاب کو احباب اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بطور تحفہ پیش کریں۔ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے نہایت عالمانہ اور مفید نوٹوں سے کتاب کو مزین کیا ہے۔ آپ نے جو محنت اور قابلیت اس پر صرف کی ہے۔ اس کا اجر تو آپ کو اللہ تعالےٰ دیگا لیکن احباب کا بھی فرض ہے کہ خرید کر ناشرین کی ہمت افزائی کریں تاکہ وہ جلد از جلد نہ صرف ۱۹ پارے شائع کرنے کے قابل ہوں۔ بلکہ باقی نو پاروں کی تکمیل کرکے احباب کے روبرو پیش کرسکیں۔

دونوں جز ایک ہی جلد میں بہ ترتیب ۲۰۰ اور ۱۹۶ صفحات پر مشتمل کتابی سائز پر خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ عمدہ سفید کاغذ پر ادارۃ المصنفین ربوہ نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر شائع کئے ہیں۔ احباب ادارہ موصوف یا تاجران کتب ربوہ سے طلب فرمائیں۔ اس سے پہلے تین سے آٹھ پاروں کی بھی جلدیں دستیاب ہوسکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کن لوگوں پر نازل ہوتی ہے اور کون اس سے محروم کئے جاتے ہیں

سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ وفا ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۲۲-۲۳-۲۴ جولائی ۱۹۶۸ء) کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں طلبائے تعلیم القرآن کلاس سے خطاب کرتے ہوئے سورۂ احزاب کی چند آیات کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی تھی۔

حضور نے مؤرخہ ۲۲ وفا کو جو تقریر فرمائی تھی وہ کل شائع ہوئی تھی آج حضور کی ۲۳ وفا کی تقریر افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی)

تعوذ اور تشہد کے بعد فرمایا:-

کل میں نے سورۂ احزاب کی اٹھارہویں آیت پڑھی تھی اور اس کا مضمون بیان کیا تھا۔

یہ مضمون بنیادی اہمیت کا حامل ہے

قرآن کریم کے بعض مضامین بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور بعض مضامین ان بنیادی مضامین کی فروع کے طور پر آتے ہیں۔ پس یہ ایک بنیادی مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی کو اپنی رحمت سے نوازنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کو اس کے رب کی رحمت سے محروم نہیں کر سکتی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مقابلہ میں یہاں سُوء کا لفظ ہے اور رحمت سے محرومی کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے سُوء کا لفظ استعمال کیا ہے پس اگر اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی رحمت سے محروم کرنا چاہے تو دُنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس عالم کے پیدا کرنے والے رب کو مجبور کر سکے کہ وہ ضرور اس سے رحمت اور احسان کا سلوک کرے۔ مرضی اللہ ہی کی نافذ ہوتی ہے لیکن جیسا کہ کل میں نے بتایا تھا

اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے

اور ہر چیز کو اس نے گھیرا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی سزا کو بھی اس کی رحمت نے اپنے احاطہ میں لیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سزا اور اس کا غصہ اور اس کا قہر ہم عاجز بندوں کے غصہ اور قہر یا سزا کی طرح نہیں ہوتا۔ وہ تو غنی ہے۔ کوئی ہستی یا دنیا کی کوئی طاقت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو لوگ اس کی منشاء اور مرضی کے خلاف عمل کرتے ہیں وہ اپنا ہی نقصان کر رہے ہوتے ہیں اس لئے رحمت سے محروم کر دینا عقلاً بھی اور قرآن کریم کی روشنی میں بھی ایک تو ابدی نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ کے لئے کسی کو رحمت سے محروم کر دیا جائے اور دوسرے رحمت سے محرومی بھی رحمت کے لئے ہی ہوتی ہے۔ اصلاح کے لئے ہوتی ہے۔ بیماری کو دُور کرنے کے لئے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی وضاحت قرآن کریم میں بہت جگہ کی ہے لیکن جب میں سورۃ احزاب کی تلاوت کر رہا تھا تو میری توجہ کو اس آیت نے جذب کیا اور میں سوچنے لگا تو مجھے خیال آیا کہ سورۃ احزاب میں، ہی یہ مضمون ضرور بیان ہوا ہوگا کہ

کن لوگوں کو رحمت سے محروم کیا جاتا ہے

اور کن کے لئے رحمت کا فیصلہ کیا جاتا ہے اس زاویہ سے میں نے آگے تلاوت کی اور چند باتیں میں نے نوٹ کر لیں جن کے متعلق میں اب یہاں کچھ کہوں گا۔

اللہ تعالیٰ اس آیت کے معاً بعد آیات ۱۹، ۲۰ میں فرماتا ہے:-

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ
مِنْكُمْ وَ الْقَآئِلِيْنَ
لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
اِلَيْنَا وَلَا يَاْتُوْنَ
الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝
اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ فَاِذَا
جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ
يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ
اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى
عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ
فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ
سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ
اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ
اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا
فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ
وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرًا ۝

ان دو آیات میں

چھ ایسی باتیں بیان کی گئی ہیں

کہ اگر انسان ان کا مرتکب ہو تو وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے (۱) ایک مُعَوِّق بننے سے۔ مُعَوِّق کے معنی ہیں اَلْمُثَبِّطُ الصَّارِفُ عَنْ طَرِيْقِ الْخَيْرِ جو بھلائی اور نیکی کے راستہ سے خود اپنے نفس کو اور دوسروں کو روکنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو جہاد سے مُنہ موڑتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس کی قرب کی راہوں کو تلاش کرنے اور ان پر چلنے کے لئے انتہائی جدوجہد اور کوشش اور مجاہدہ نہیں کرتے ان پر خدا کی رحمت کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو نہ صرف یہ کہ خود خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے (اب میں جہاد کا لفظ بولونگا لیکن اس کے معنی یہ نہیں کہ تلوار نکالی اور کافر کی گردن اُڑانی شروع کر دی بلکہ

جہاد کا لفظ

اس معنی میں استعمال ہوگا جن میں اسے قرآن کریم نے استعمال کیا ہے یعنی اپنی ساری طاقتوں کو خرچ کر کے اپنے نفس کی اصلاح کرنا اور اپنی ساری قوتوں کو دوسروں کی اصلاح پر لگانا اور اگر نیکی کے ان دو کاموں سے شیطانی طاقت انسان کو روکنے کے درپے ہو اور دنیوی اور مادی طاقت کو استعمال کرنا چاہے تو دفاع کے طور پر جس قسم کے ہتھیار وہ استعمال کرتے ہوں اس کے مقابلہ میں اسی قسم کے ہتھیار استعمال کرنا۔

یہ سب سے چھوٹا جہاد ہے

بڑا جہاد اصلاحِ نفس اور اصلاحِ خلق ہے یعنی یہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح نہیں کرتے۔ غیروں کی اصلاح کی طرف توجہ نہیں کرتے اور جب دفاع لازم ہو جائے تو دفاع کے لئے جو قربانی اور مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں ان سے ڈرتے ہیں۔ غرض جو لوگ جہاد سے مُنہ موڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دروازہ ان پر بند ہو جاتا ہے۔

دوسرے وہ ہیں جو نہ صرف یہ کہ خود جہاد میں شامل نہیں ہوتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں۔ کہتے ہیں هَلُمَّ اِلَيْنَا آرام سے دنیا کی ٹھنڈی چھاؤں میں آ کر ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ اور وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا

یہاں کی عارضی ٹھنڈک اور خنکی کا مقابلہ اگر نارِ جہنّم کی تیز گرمی سے ہو تو اس کو اُس پر قربان کرنا چاہیئے۔ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوئے دُنیا کے ٹھنڈے سائے کے نیچے پناہ لینا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن وہ دوسروں کو کہتے ہیں۔ نہیں۔ تم بھی جہاد میں شامل نہ ہو۔

تیسرے اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ قرآن کریم نے اس آیت میں

اَشِحَّةً کا لفظ

دو جگہ استعمال کیا ہے اور دو مختلف معانی میں استعمال کیا ہے کیونکہ شُحّ کے معنی ہیں بخل اور حرص دو چیزیں پائی جاتی ہیں۔ اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ میں بخل پر زور ہے یعنی وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان مومنوں کو کچھ نہ ملے۔ پس یہاں بخل کے پہلو کو نمایاں کیا گیا ہے۔ لیکن دوسری جگہ جو اَشِحَّة ہے (اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ) وہاں پر حرص کو نمایاں کیا گیا ہے۔ چاہتے ہیں سب کچھ ان کو ہی مل جائے۔ یعنی وہ لوگ جو مومنوں کے مخالف ہوتے ہوئے شُحّ کی راہوں کو اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب نہیں کرتا۔ وہ چاہتے یہ ہیں کہ انہیں سب کچھ ہی مل جائے

اپنے سب مقصود پالیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کہتا ہے (اَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ) اس مقصد میں تم کامیاب نہیں ہوگے۔ غرض تیسری بات جو انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیتی ہے یہ ہے کہ مومنوں کے مقابلہ میں بخل اور حرص کے جذبات تیز ہوتے ہیں۔

یہ گندی عادت (اَشِحَّۃً عَلَیْکُمْ کی) جماعت کے ایک حصّہ میں پیدا ہو رہی ہے۔ انتخابات کے وقت بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ فلاں عہدہ دوسرے کو نہ ملے مجھے ضرور مل جائے۔ اور خدا تعالیٰ کی یہ تعلیم ان کی آنکھوں سے اوجھل ہو جاتی ہے کہ عہدہ اس کے اہل کو ملنا چاہیئے اور

عہدہ لینے کی خواہش نہیں ہونی چاہیئے

جن کے ذمّہ یہ فرض لگایا گیا ہے کہ وہ کس کو عہدہ دیں ان کو اس تعلیم کا ہر وقت خیال رکھنا چاہیئے۔ عہدے دو طریقوں سے دئیے جاتے ہیں کبھی وہ مرکز کے مشورہ سے دئیے جاتے ہیں اور کبھی وہ جماعت کے مشورہ دئیے جاتے ہیں۔ اور جو بھی عہدہ دینے کا ذمّہ دار ہو اُسے چاہیئے وہ اہلیت کو مدِّ نظر رکھے۔

مَیں یہ نہیں کہتا کہ سارے لوگ اسلامی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بڑے فدائی دئیے ہیں لیکن اگر رخنہ چھوٹا سا بھی ہو تو اس کو فوراً بند کر دینا چاہیئے۔ پھر بعض لوگ ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ وہ احمدیت اور اسلام کی اصل رُوح کو بھول جاتے ہیں اور کہتے ہیں بس عہدہ مل گیا۔ اور پھر عہدہ لینے کے بعد وہ تین سال تک کوئی کام نہیں کرتے کیونکہ مقصد ان کا کام نہیں ہوتا بلکہ عہدہ کا حصول ہوتا ہے۔ ان کا مقصد حاصل ہو گیا اور وہ آرام سے بیٹھ گئے۔ اس وجہ سے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں اَشِحَّۃً عَلَیْکُمْ یہ لوگ جماعتِ مومنین سے عناد رکھنے والے ہیں۔ ان کے مدِّ نظر صرف ان کا اپنا ہی نفس ہوتا ہے۔

غرض جو شخص حرص اور بُخل کی راہوں کو اختیار کرتا ہے اور ہر خیر کا منبع اللہ کو نہیں سمجھتا اور کہتا ہے کہ میں اپنی کوشش کے نتیجہ میں اور تدبیر کے نتیجہ میں ان چیزوں کو حاصل کروں گا وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔

چوتھے اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ کہ جب انہیں

ابتلاء اور آزمائش

میں ڈالا جاتا ہے تو انتہائی بزدلی کا نمونہ دکھاتے ہیں حالانکہ وہ تو وقت تھا اپنے حُسنِ عمل کے ظاہر کرنے کا وہ تو وقت تھا اپنے ربّ سے یہ کہنے کا کہ ہم عاجز بندے ہیں لیکن جو کچھ تُو نے ہمیں دیا ہے وہ تیری راہ میں ہر آن قربان ہے۔ دنیا کی کسی چیز سے۔ کسی طاقت سے ہم ڈرتے نہیں۔ خوف نہیں کھاتے اگر خوف ہمارے دل میں ہے تو صرف تیرا اور اگر ہم کسی سے امید رکھتے ہیں تو صرف تجھ سے۔ لیکن دُنیوی فوائد پر اس جذبۂ ایثار اور فدائیت کو قربان کر دیتے ہیں اور ابتلاء اور آزمائش کے وقت بُزدلی کا نمونہ دکھاتے ہیں لیکن جو خدا کی راہ میں جُرأت اور شجاعت نہیں رکھتا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

پانچویں جس وقت امن کا زمانہ ہو اس وقت یہ لوگ بڑی تیزی دکھاتے ہیں۔ یعنی جب خطرہ کا وقت ہو تو خدا کی راہ میں شجاعت کا فقدان اور بزدلی کا مظاہرہ اور جب امن کا وقت ہو تو بسلسلہ نفس کی خاطر تلوار کی طرح تیز زبان نکال لیتے ہیں اور اس طرح وہ مخلصین کو ایذاء پہنچاتے ہیں۔ پس جو گروہ اِس قسم کا ہو یا جو فرد ایسا ہو وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اس کے لئے سُوء مقدر کر دی جاتی ہے اِس دُنیا میں بھی اور ایک محدود وقت کے لئے اُس دُنیا میں بھی۔ کیونکہ جہنّم نے تو ایک وقت کے بعد خالی ہو جانا ہے۔

چھٹے یہاں یہ فرمایا

وہ حرص سے کام لیتے ہیں

اور چاہتے ہیں کہ سب خیر اور بھلائی صرف ان کے حصّہ ہی میں آئے۔ جماعتِ مومنین کو کوئی خیر نہ پہنچے۔ انہوں نے اپنا مذہب ہی یہ بنا لیا ہوتا ہے۔

پس ایک گروہ ایسا پیدا ہو جاتا ہے جو الٰہی سلسلہ سے متعلق یہ خواہش رکھتا ہے کہ کوئی بھلائی ان کو نہ پہنچے۔ اگر کامیابی حاصل ہو اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملے تو بجائے اس کے کہ وہ بشاشت اور شکر اور خوشی کے جذبات سے بھر جائیں۔ ان کے دل میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ کیا اور کیوں ہو گیا کہ الٰہی سلسلہ کو کوئی کامیابی حاصل ہوئی یا کوئی بشارت ملی یا اللہ تعالیٰ نے جماعت پر بحیثیت جماعت احسان کرنا شروع کیا (رحمت کے معنی ہی احسان کے ہیں) اور رحمت کے دروازے کھولنے شروع کئے۔

ہمارے لنڈن کے

ایک احمدی کو ایک بشارت

ملی ہے مجھے وہ پڑھ کر بڑا لطف آیا ہے وہ ایک بشارت بھی ہے اور مجھ عاجز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیار کا اظہار بھی ہے۔ میری تو یہ حالت ہے کہ اسے پڑھ کر میرا سر اس کے آستانہ پر اور بھی جُھک گیا ہے کہ کس طرح وہ اس گنہگار اور ناکارہ انسان کے ساتھ پیار کرتا ہے لیکن

جماعت کے لئے بھی

وہ ایک بڑی بشارت ہے مَیں وہ بشارت کل سُناؤں گا۔ چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے خط میں اس کا ذکر ہے اور وہ خط اِس وقت میرے پاس نہیں۔ ویسے تو وہ دو سطریں ہی ہیں لیکن ساری باتیں زبانی یاد نہیں رہتیں کل انشاءاللہ وہ خط مَیں اپنے ساتھ لے آؤں گا وہ ایک عظیم بشارت ہے اور جب اس قسم کی بشارتیں ملتی ہیں تو ان لوگوں کو بڑا ملال ہوتا ہے۔ یہ

غم زدہ ہو جاتے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی جماعت پر رحمتیں کر رہا ہے۔ وہ رحمتوں کا مینہ برسا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہیں مَیں نے اس لئے زندہ اور قائم کیا ہے کہ تم میرے نام کو ساری دُنیا میں پھیلاؤ اور میرے دین اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرو۔ اس کے مخاطب صحابہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تھے اور بعد میں آنے والے قیامت تک کے مسلمان بھی ہیں۔ اسی طرح اَشِحَّۃً عَلَیْکُمْ میں "کُمْ" کی جو ضمیر ہے وہ سب کی طرف ہی پھرتی ہے۔ اور جہاں اس قِسم کے الفاظ آئیں وہاں ہمیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

پڑھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔

ساتھ ہی اس نے ہمیں کہا کہ ایک گروہ اب تمہارے ساتھ بھی لگا رہے گا جو تمہارے لئے نہ کسی خیر کی امید رکھے گا نہ کسی خیر کی خواہش کرے گا اور نہ کسی خیر سے خوش ہوگا۔ اَشِحَّۃً عَلَیْکُمْ یہاں بخل کے پہلو کو اللہ تعالیٰ نے بڑا نمایاں کیا ہے۔

غرض یہ چھ باتیں یہاں بتائیں کہ جن کے اختیار کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ سُوء کا ارادہ کرتا ہے اور دُکھ پہنچاتا ہے۔ سُوءَ کے معنے غم اور دُکھ کے ہیں۔ وہ دنیوی ہو یا اُخروی ظاہری ہو یا باطنی سب کے اُوپر سوءَ کے لفظ کے معنی حاوی ہوتے ہیں۔ اور ان دو آیات میں اُس نے چھ باتیں ایسی بتائیں جن کی وجہ سے وہ سوء کا ارادہ کرتا ہے۔ اور پھر آگے بتایا کہ فَاَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ جو ان چھ راہوں کو

درخواستِ دعا

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نعیمہ فاطمہ بنت برادرم عزیزم صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب زیروی پشاور کینٹ بتاریخ ۲ ماہِ نبوت (نومبر ۱۳۴۷ہش) بروز ہفتہ بوقت ۷½ بجے صبح کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ہڈرز فیلڈ (انگلینڈ) کے لئے بصورت رخصتانہ روانہ ہو رہی ہیں۔ عزیزہ کے نکاح کا اعلان گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مسجد مبارک میں ہمراہ عزیزم منیر احمد صاحب ابن محترم انجانہ احمد صاحب آف ضلع جالندھر حال ہڈرز فیلڈ (انگلینڈ) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔

براہ مہربانی احباب دعا فرماویں کہ عزیزہ بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچیں اور ان کا یہ سفر دینی و دنیوی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ بابرکت ہو۔

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی
نائب ناظم مال (اطفال) وقفِ جدید ربوہ

یا ان میں سے کسی ایک راہ کو اختیار کریں گے ان کا حبط عمل ہو جائے گا اَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ کے معنی کیا ہیں اس کے معنی رحمت سے محرومی کے ہیں۔ کیونکہ اس کے ایک معنی یہ ہیں کہ جب عمل محض دنیا کا ہو دنیا کی خاطر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کوئی ثواب نہیں دے گا۔ اس طرح انسان قیامت والے دن اس کی رحمت سے محروم ہو گیا۔ اسی لئے اسلام (جو بڑا ہی حسین مذہب ہے) نے ہمیں کہا ہے کہ تم ہر دنیوی عمل کو تقوے کی بنیاد پر قائم کرتے اور رکھتے ہوئے اُخروی عمل بنا سکتے ہو۔ یہاں تک کہ اگر تم اپنی بیوی کے منہ میں بھی اس نیت سے لقمہ ڈالو کہ اس حسن سلوک کے نتیجہ میں تمہارا رب تمہارے ساتھ محبت اور پیار کا سلوک کرے گا۔ تو یہ بھی ایک نیکی کا کام ہو جائے گا۔ لیکن وہ لوگ جو دنیا کے کام محض دنیا کی خاطر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ قیامت کے دن وہ میری رحمت سے محروم کر دئے جائیں گے۔ فَاَحْبَطَ اللّٰہُ اَعْمَالَھُمْ۔

دوسرے اس کے معنی یہ ہیں

کہ کام تو بظاہر ایسا ہو جس کا تعلق اُخروی زندگی سے ہو۔ جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُس دنیا میں بھی تمہیں اس کا ثواب دے گا۔ مثلاً تلاوت قرآن کریم ہے۔ تلاوت قرآن کریم بڑی ضروری ہے ہمارے جو بڑے بڑے اولیاء گذرے ہیں انہیں تو قرآن کریم سے اس قدر محبت تھی کہ وہ قرآن کریم کے پڑھنے اور اس کے معنی کے سوچنے پر بڑا وقت خرچ کیا کرتے تھے۔ ہمارے مشہور محدثین کے متعلق آتا ہے کہ جب رمضان شروع ہوتا تو وہ اپنی پوتھیاں اور بستے بند کر کے ایک طرف رکھ دیتے تھے اور سارا مہینہ سوائے قرآن کریم کی تلاوت کے اور کچھ نہیں کرتے تھے نیز ان میں سے بعض تین دن میں ایک دور ختم کر لیتے تھے اور بعض کے متعلق یہ بھی آتا ہے کہ وہ ایک دن میں دور ختم کر لیتے تھے۔ میرا خیال ہے کہ ان کو وہ حدیث نہیں پہنچی ہوگی جس میں کم سے کم تین دن میں قرآن کریم کا دَور ختم کرنے کے لئے حکم ہے کیونکہ وہ عاشق رسول تھے اگر یہ ارشاد نبوی ان تک پہنچ جاتا تو وہ یہ کام نہ کرتے یا پھر کوئی اور مصلحت ان کے دماغ میں ہوگی۔ اس لئے کہ ان کی نیتیں تو درست تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا سلوک بھی ان کے ساتھ پیار اور محبت کا تھا۔ بہرحال تلاوت قرآن بہت بڑی نیکی ہے کیونکہ

تمام نیکیاں قرآن کریم کے منبع ہی سے پھوٹتی ہیں

اس نے نیکیوں کی کامل تعلیم دی ہے اور ہر قسم کی بدیوں سے بچنے کی تعلیم بھی اسی نے دی ہے۔ لیکن روایت ہے کہ ایک شخص قرآن کریم بہت پڑھا کرتا تھا۔ لوگ کہتے بڑا ہی برگزیدہ انسان ہے۔ ہر وقت تلاوت کرتا رہتا ہے۔ لیکن مرنے کے بعد جب وہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوا تو کہا گیا کہ یہ اس نیت سے تلاوت قرآن کریم کیا کرتا تھا کہ لوگ کہیں کہ یہ قرآن کریم کی بڑی تلاوت کرتا ہے اس نے اپنی نیت کے مطابق پھل پا لیا۔ کیونکہ لوگوں نے کہا کہ واقعی یہ بڑا قاری ہے اور قرآن کریم کی بہت تلاوت کرتا ہے۔ غرض اسے کہا گیا کہ جس مقصد کے لئے تم تلاوت کرتے تھے وہ تم نے اسی دنیا ہی میں پا لیا۔ اس دنیا میں تمہارے لئے اتنا دیعنی جہنم ہے۔ فرشتوں کو کہا گیا کہ تم اسے گھسیٹ کر وہاں تک لے جاؤ اور یہ سب کچھ باوجود کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے کے ہوا۔ یہ بھی حبط اعمال کی ایک شکل بنتی ہے اور یہ بھی رحمت سے محرومی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری بتائی ہوئی راہوں کو چھوڑ کر اور راہیں اپنے لئے اختیار کروگے تو تم میری رحمت سے محروم ہو جاؤ گے۔ میرا فیصلہ تمہارے حق میں سوء کا ہوگا۔ رحمت کا نہ ہوگا۔ رحمت سے محرومی کا ہوگا تیسری شکل رحمت کی محرومی کی یہ بنتی ہے اور

یہ بھی بڑا خوف کا مقام ہے

کہ ایک شخص نیک نیتی کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لاتا ہے لیکن وہ محرمات سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اس کی زندگی کا ایک حصہ خلوص نیت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضا کے حصول کے لئے اعمال صالحہ بجالانے پر خرچ ہوتا ہے لیکن ایک دوسرا حصہ اس کی زندگی کا بدیوں میں بھی مبتلا ہوتا ہے اور وہ سیئات کرتا ہے اور مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ کی وعید کے نیچے آ جاتا ہے اس کی برائیوں کا وزن نیکیوں کی نسبت زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ محاورہ ہمیں سمجھانے کے لئے استعمال کیا گیا ہے کہ اس کی برائیوں کا وزن اس کی نیکیوں اور اعمال صالحہ سے زیادہ ہوتا ہے نیکیاں ساری کینسل (Cancel) ہو جاتی ہیں اور وہ شخص خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اس لئے جہاں اس مختصر سی زندگی میں خدا تعالیٰ کی رحمت کی جستجو اور تلاش میں اعمال صالحہ بجالانے ضروری ہیں۔ وہاں اس مختصر سی زندگی میں یہ کوشش بھی ضروری ہے کہ انسان سیئات میں مبتلا نہ ہو کہ اس کی نیکیاں ضائع ہو جائیں اور وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائے۔

غرض پہلی آیت میں بتایا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ جس کے متعلق ارادہ کرتا ہے اس کے لئے سوء کا فیصلہ مقدر کر دیتا ہے اور

اس آیت میں بتایا

کہ جو ان راہوں کو اختیار کرتا ہے جن کا ذکر اس آیت میں ہے ان غلط راہوں کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں، ان بدیوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے سوء کا فیصلہ کرتا ہے اور اسے رحمت سے محروم کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیشہ شیطان کے حملوں سے ہمیں بچائے۔ آمین۔

تحریک جدید کے سالِ نو کیلئے انفرادی طور پر پیش کئے جانیوالے وعدے

۱	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نصرت آباد	..	۱۰۰۰
۲	” مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن	..	۱۱۴
۳	” چوہدری حمید اللہ احسان اللہ صاحبان نجاسر روڈ	..	۱۰۰۰
۴	” محمد علی صاحب ملتان	۵۰	۲۰۰
۵	” ڈاکٹر عبد المنان صاحب چمبڑ	..	۱۰۰۰
۶	” چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع ساہیوال	..	۵۴۲
۷	” چوہدری محمود احمد صاحب منیجر احمد آباد	..	۱۰۰۰
۸	” ” عبد الرحمٰن صاحب گوٹھ عبد الرحمٰن	..	۱۰۰۰
۹	” ” محمد حسین صاحب محمد آباد	..	۳۶
۱۰	” صوبیدار میجر ملک عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ	..	۱۷۵
۱۱	” حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ	..	۱۱۷۸
۱۲	” غلام محمد صاحب ”	..	۱۳۴
۱۳	” بابو فضل دین صاحب ”	۲۵	۹۰
۱۴	” اقبال محمد خان صاحب گوجرانوالہ	..	۱۰۰۰
۱۵	” فضل دین صاحب ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ	—	۴۰
۱۶	” چوہدری محمد اسلم صاحب چہور ”	..	۷۵۱
۱۷	” انور رسول صاحب کینال پارک لاہور	..	۱۵۰
۱۸	” اللہ دتا صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ	..	۱۲
۱۹	” چوہدری محمد انور حسین صاحب شیخوپورہ امیر جماعت	—	۵۰۰۴
۲۰	” ” بشیر احمد صاحب ”	..	۱۵۰۰
۲۱	” شیخ ہدایت اللہ صاحب لنڈا بازار لاہور	..	۱۴
۲۲	” ” محمد صادق۔ ولی اللہ۔ بشارت اللہ صاحبان ”	..	۱۴
۲۳	” حکیم رحمت اللہ صاحب دکان ۳۶ لنڈا بازار لاہور	۶۰	۱۰
۲۴	” شیخ گلزار احمد صاحب مع اہل و عیال شیخوپورہ شہر	—	۵۵
۲۵	” ڈاکٹر محمد محمود خان صاحب سنوری راولپنڈی	—	۲۶
۲۶	” محمد اشرف خان صاحب سنوری ”	۵۰	۱۰
۲۷	” شیخ عبد اللطیف صاحب اسلام آباد	..	۲۰۰۰
۲۸	” قریشی نور الحق صاحب ”	..	۲۰۰
۲۹	” چوہدری عبد الحق صاحب درگھ ”	..	۶۵
۳۰	” ضیاء الحق صاحب ”	..	۵۰

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی سو فیصدی ادائگی

مندرجہ ذیل احباب نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے مشکورہ وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے نوازے آمین

نمبر شمار	اسمائے معطیان	رقم عطیہ روپیہ
۱ -	مکرم خواجہ محمد دین صاحب امیر حلقہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۱۰۰۰ —— ۰۰
۲ -	” شیخ خالد سیف اللہ صاحب لائل پور	۲۵۰ —— ۰۰ علاوہ ۱۵۰/-
۳ -	” منشی محمد خان صاحب ”	۸۷ —— ۰۰
۴ -	” قاضی محمد رشید صاحب مرحوم سابق وکیل المال ربوہ	۴۰۰ —— ۰۰
۵ -	” مرزا فتح دین صاحب چیف انسپکٹر بیت المال ”	۶۰ —— ۰۰
۶ -	” حافظ محمد عبداللہ صاحب چک ۹۲ ننکانہ کوٹ ضلع شیخوپورہ	۱۲ —— ۰۰
۷ -	” قریشی غلام احمد صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۱۰۰ —— ۰۰
۸ -	” محترمہ اہلیہ صاحبہ ” ”	۵۰ —— ۰۰
۹ -	” چوہدری محمد شریف صاحب نمبردار عزیز ضلع گجرات	۱۰۰ —— ۰۰
۱۰ -	” شیخ عبدالواحد صاحب سابق فجی	۱۰۰ —— ۰۰
۱۱ -	” شیخ عبدالحمید صاحب مزنگ لاہور	۱۰۲ —— ۰۰
۱۲ -	” چوہدری عبدالجلیل صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۱۰۰ —— ۰۰
۱۳ -	” محمد نواز صاحب مع اہل و عیال میلوہ بخش ضلع ”	۱۰۰ —— ۰۰
۱۴ -	” حکیم محمد افضل فاروق صاحب صدر جماعت احمدیہ اوپ شریف	۳۱۰ —— ۰۰ (وعدہ ۳۰۰/- تھا)
۱۵ -	” قریشی محمد اشرف صاحب شاکر	۳۰۰ —— ۰۰
۱۶ -	” زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم محمد افضل فاروق صاحب	۳۰ —— ۰۰
۱۷ -	” امۃ القیوم بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمد اشرف صاحب شاکر	۳۰ —— ۰۰
۱۸ -	محترمہ سردار بی بی صاحبہ والدہ حکیم محمد افضل فاروق صاحب	۱۰ —— ۰۰
۱۹ -	مکرم مولا بخش خان صاحب	۱۵ —— ۰۰
۲۰ -	” غلام سکینہ صاحبہ اہلیہ مولا بخش خان صاحب	۵ —— ۰۰
۲۱ -	” سید نذیر احمد شاہ صاحب	۲۱ —— ۰۰
۲۲ -	” محمد اکرم عمر واقف زندگی ولد حکیم محمد افضل فاروق صاحب	۴ —— ۰۰
۲۳ -	” پیرزادہ بشیر احمد صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر	۱۵۰ —— ۰۰
۲۴ -	” غلام جنت صاحبہ اہلیہ طاہر محمد خان صاحب ننکرانی	(وعدہ ۵۰/- روپے تھا) ۱۰۰ —— ۰۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دعائے مغفرت

برادرم یار محمد خان پسر اللہ بخش خان صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سکنہ بستی نمبردار ضلع ڈیرہ غازی خان بتاریخ ۲۸/۱۹ بوقت مغرب بعارضہ فالج وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت مخلص نیک فطرت انسان تھے۔ خدمت خلق کا جذبہ ان کے دل میں ایسا تھا کہ اپنے ذاتی کام چھوڑ کر دوسروں کے کام کو اکثر ترجیح دیتے تھے۔ بلکہ اسی جذبہ کی وجہ سے اپنی جان خطرہ میں ڈالی۔ کسی کی گٹھنے سے فالج کے عارضہ میں مبتلا ہو کر اپنی جان خدا تعالیٰ کے سپرد کر دی۔ یہاں جماعت کم ہے۔ احباب سے گذارش ہے مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں۔ مرحوم تین لڑکے دو لڑکیاں اور بیوگان چھوڑ گیا ہے۔ بڑا بچہ جھنگی جماعت میں ہے۔

(علی محمد ریٹائرڈ ٹیچر از بستی نمبردار ضلع ڈیرہ غازی خان)

مطبوعات جامعہ احمدیہ

		روپے
۱ -	حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام اپنی تحریرات کی رو سے (مؤلفہ سید داؤد احمد صاحب)	۲۰ —— ۰۰
۲ -	فردوس گم گشتہ — گوتم بدھ کی تعلیمات اشوک کے کتبوں میں (مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب محقق)	۳۱ — ۰۰
۳ -	انجیل مرقس کا آخری ورق — مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب محقق (خطہ یونان میں انجیل مرقس کے ایک قدیم نسخہ کا انکشاف)	۲۵ — ۰۰
۴ -	مصر کے آثار قدیمہ سے ایک نئی انجیل کا انکشاف (مصنفہ شیخ عبدالقادر صاحب محقق)	۱۹ —— ۰۰
۵ -	A Talk Btween A Muslim A Christien (مصنفہ فضل الٰہی صاحب انوری)	۲۷ — ۰۰
۶ -	spirit of Ahmadiyya Movement (مصنفہ صوفی عبدالغفور صاحب)	۲۵ — ۰۰
۷ -	مجلۃ الجامعۃ سہ ماہی اردو رسالہ (سیٹ ۱۰ شمارے)	۱۰ —— ۰۰
۸ -	البشریٰ - سہ ماہی عربی رسالہ (سیٹ ۵ شمارے)	۵ —— ۰۰

(سیکرٹری اشاعت - جامعہ احمدیہ ربوہ)

گوٹھ غلام محمد میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ گوٹھ غلام محمد کا تربیتی جلسہ رات بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم چوہدری غلام محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ہذا منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے کی بعد ازاں عزیز نجیب احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم کے چند اشعار پڑھ کر سنائے اور پھر حکیم نذیر احمد صاحب راجن مربی سلسلہ احمدیہ ضلع خیرپور و نواب شاہ نے نصف گھنٹہ تک تقریر کرتے ہوئے احباب کو ان کے مقصد زندگی کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کو شناخت کرنے کے لئے امام وقت کی شناخت نہایت ضروری ہے۔ بعدہٗ محترم صدر صاحب نے کہا کہ وہ محترم مولوی صاحب کی تقریر کو اپنے دلوں میں جگہ دیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں تا اسلام کا موعودہ غلبہ جلد نزدیک میں آئے اس کے بعد دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی جلسہ میں شامل ہوئے۔

(نجا احمد سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوٹھ غلام محمد ضلع خیرپور)

درخواست ہائے دعا

۱ - محترمہ چچی صاحبہ کی حالت اب تک تشویشناک ہے۔ احباب کرام دعائے صحت فرمادیں۔ (صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفا گوجرانوالہ)

۲ - میری والدہ صاحبہ چند ماہ سے بوجہ اعصابی کمزوری بیمار رہتی ہیں۔ نیز خاکسار خود بھی بیمار رہتا ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
عبدالحمید بیگ لاہور

۳ - میرے ابا جان عبدالحئی ناصر صاحب بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ابا جان کی صحت یابی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
ندیم الحق ناصر جناح پارک ساہیوال

۴ - احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت ڈالے
(محمد شفیع از کوئٹہ)

۵ - میرے بہنوئی محترم ڈاکٹر حاجی عبدالغفور صاحب زاہد ۸ نومبر کو اڑھائی سال بعد سعودی عرب سے پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے
(عبدالمنان ناصر دارالنصر ربوہ)

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنیوالے احباب

ہر مخلص اور ذی استطاعت احمدی دوست اخبار "الفضل" خود خرید کر کے پڑھنا اپنا جماعتی اور اخلاقی فرض سمجھتا ہے۔ بلکہ اس کی یہ بھی کوشش ہوتی ہے کہ دیگر اصحاب بھی "الفضل" کے خریدار بن جائیں تاکہ انہیں "الفضل" کے ذریعہ ایمان افروز علمی اور روحانی قسم کے مضامین ملتے رہیں اور احمدی مبلغین کے ذریعہ ممالک غیر میں دلائل حقہ کی رو سے اسلام کو مذاہب باطلہ کے مقابل جو نمایاں فتح و کامیابی روز و شب حاصل ہو رہی ہے۔ اس کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے۔

ہمیں اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ توسیع اشاعت "الفضل" میں مخلصین کافی حد تک حصہ لے رہے ہیں اور نہ صرف اپنے نام ہی "الفضل جاری" کرا رہے ہیں بلکہ لائبریریوں اور دیگر مستحق اصحاب کے نام اخبار "الفضل" جاری کرنے کے لئے اعانت بھی فرما رہے ہیں "الفضل" کی خریداری کی تحریک کرنے کے سلسلہ میں جن احباب نے نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کا ہاتھ بٹایا ہے۔ ان میں سے بعض احباب کے نام بطور شکریہ ہم "الفضل" کی گذشتہ دو اشاعتوں میں دے چکے ہیں۔ آج کی اشاعت میں مزید احباب کے نام دے رہے ہیں۔ ان احباب نے بھی اپنے اپنے مقام پر ہمارے نمائندہ سے کما حقہ تعاون فرمایا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان احباب کو نیکی کے کاموں میں تعاون کرنے کی آئندہ بھی توفیق بخشتا رہے آمین۔

۱۔ مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ملہی چک ۵۶ ضلع بہاولنگر
۲۔ " " لائق الدین صاحب چک ۱۶۷ مراد " "
۳۔ " " محمد انور صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد " "
۴۔ " " جمال الدین احمد صاحب معلم وقف جدید " "
۵۔ " بشیر الدین کمال صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور
۶۔ " آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ رحیم یار خان

(منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

۔۔ دمشق ۳۰ اکتوبر شام کے وزیر اعظم ڈاکٹر یوسف زین کو ان کے عہدہ سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ اور صدر نور الدین عطاشی نے وزیر اعظم کا عہدہ بھی سنبھال لیا ہے۔ انہوں نے نئی کابینہ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس میں یوسف زین کے حامیوں کو شامل نہیں کیا گیا۔ ڈاکٹر زین کی برطرفی وزیر دفاع جنرل حافظ اسد سے ان کے شدید اختلافات کا نتیجہ ہے۔ حکمران بعث پارٹی نے جنرل اسد کی حمایت کرتے ہوئے وزیر اعظم کو ان کے عہدے سے الگ کر دیا ہے۔ اور انتظامیہ کے تمام اختیارات صدر عطاشی کے سپرد کر دیئے ہیں۔

۔۔ ڈاکٹر یوسف زین اور وزیر دفاع جنرل حافظ اسد کے اختلافات کافی عرصہ سے چلے آ رہے تھے۔ جنرل اسد کہتے تھے کہ وزیر اعظم نے فوجی تیاریوں میں غفلت برتی ہے۔ اور روس پر زیادہ انحصار کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ مطالبہ بھی کیا تھا کہ عراق سے فوجی اتحاد کیا جائے۔ اور جنگی تیاریوں کو مؤثر بنایا جائے۔ وزیر اعظم اور وزیر دفاع کے اختلافات کا مسئلہ حکمران بعث پارٹی کی قومی کونسل میں پیش ہوا۔

۔۔ جکارتہ ۳۰ اکتوبر۔ انڈونیشیا کی حکومت نے روس کے صدر پدگورنی کی معافی کی درخواست کے باوجود آج چار کمیونسٹ لیڈروں اور ایک باغی فوجی جرنیل کو گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان پر ۱۹۶۵ء کی ناکام بغاوت میں حصہ لینے کا الزام تھا۔ فوجی ذرائع کے مطابق ملزموں کو جب گولی مارنے کے لئے جلادوں کے سامنے لایا گیا۔ تو اس وقت ان کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ انہیں جکارتہ خلیج کے ایک جزیرہ میں جو سیاحت کے لئے مشہور ہے پھانسی دی گئی۔ پھانسی پانے والے افراد میں سجام، سودیسمان، نجوتو اور جومارتو اور بریگیڈیر جنرل سپارجو شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ان میں سے دو افراد کے بارے میں روس کے صدر پدگورنی نے صدر سوہارتو سے رحم کی اپیل کی تھی۔

۔۔ اسلام آباد ۳۰ اکتوبر۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے یوم انقلاب کے موقعہ پر صدر ایوب کو مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے۔ کہ روس پاکستان کے ساتھ اپنی دوستی کی توسیع میں کوشش کرتا رہے گا۔ کیونکہ یہ دوستی دونوں ملکوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں صدر ایوب کی صحت اور پاکستانی عوام کی خوشحالی کی بھی دعا کی ہے۔

۔۔ کراچی ۳۱ اکتوبر۔ صدر ایوب کل دوپہر کراچی کے چھ روزہ دورے کے بعد راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔ انہیں ہوائی اڈے پر شاندار طریقے سے الوداع کیا جائے گا۔ ہوائی اڈے پر کمشنر سید دربار علی شاہ اعلیٰ سول و فوجی حکام اور معززین شہر موجود ہوں گے۔ صدر ایوب ۲۵ اکتوبر کو کراچی آئے تھے۔ انہوں نے دس سالہ جشن انقلاب کی تقریبات میں شرکت کی۔ اور یوم انقلاب کے موقعہ پر ایک شاندار تقریب کا اہتمام کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے صنعتی نمائش بھی دیکھی۔ صدر ایوب کا طیارہ آج ڈیڑھ بجے کراچی سے روانہ ہوگا۔

۔۔ نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ بھارتی حکومت نے شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ کو اپنے بیٹے طارق عبداللہ کی شادی میں شرکت کے لئے لنڈن جانے کی اجازت نہیں دی۔ شیر کشمیر نے لنڈن جانے کے لئے پاسپورٹ کی تجدید کے لئے درخواست دی تھی۔ جو مسترد کر دی گئی ہے۔ اس سے پہلے بھی مسلمانوں کے ایک بین الاقوامی مذاکرہ میں حصہ لینے کے لئے سیلون جانے کی اجازت بھی نہیں دی گئی۔

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

ٹنڈر مطلوب ہیں

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ربوہ جو ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے موقعہ پر مندرجہ ذیل کی سپلائی کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

(۱) بڑا گوشت (۲) چھوٹا گوشت

شرائط وغیرہ دفتر کے اوقات میں دفتر جلسہ سالانہ سے معلوم کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈر داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۰ نبوت ۱۳۴۷ ہش (۱۰ نومبر ۱۹۶۸ء) ہے۔

(ناظم سپلائی جلسہ سالانہ)

اعلان نکاح

مکرم مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی کے صاحبزادے ڈاکٹر مرزا اقبال احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ کوثر جہان بنت مکرم مرزا عبد اللہ جان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی نے مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء قبل از نماز جمعہ احمدیہ ہال میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور حسنات دارین کا موجب کرے

خاکسار عبد المجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی

نرو جام عشق

مشہور و معروف نسخہ!

اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج ہے

قیمت مکمل کورس

ایک ماہ ساٹھ گولیاں بیس روپے

تیار کردہ

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

جس نے خُدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو وہ ایک مضبوط چٹان پر قائم ہوتا ہے

دُنیا کی کوئی طاقت ایسے انسان کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے ادنیٰ درجہ کی وضاحت کے بعد نماز کے اعلیٰ درجہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے اعلیٰ درجہ کی طرف مومنوں کو توجہ دلاتے ہیں اور فرماتے ہیں اصل مقام یہ ہے کہ تو نماز پڑھتے وقت یہ سمجھے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ یہاں بھی کانک تراہ کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اب اس کے بھی یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ تو فرض کرے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ یہ جھوٹ بن جاتا ہے اوّل تو جو چیز ہے ہی نہیں اس کے متعلق کسی نے سمجھنا کیا ہے اگر کوئی اب کمزور دل ہو جو اپنے دل پر بار بار اثر ڈالنے کی کوشش کرے کہ میں خدا کو دیکھ رہا ہوں تو اس کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے۔ پس کانک تراہ کے یہ معنے تو نہیں ہو سکتے کہ تو یہ فرض کر لے کہ تو خدا کو دیکھ رہا ہے درحقیقت اس کے معنے یہ ہیں کہ پہلا مقام حاصل ہو جانے کے بعد مومن ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت اس پر واضح ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے سلوک اور اس کے رحم و کرم کو اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ لیتا ہے۔ پس نماز کا اعلیٰ مقام یہ ہے کہ انسان جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو تو اسے یہ یقین کامل ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ جیسے ہندو کہتے ہیں کہ انسان عبادت کے وقت یہ سوچنا شروع کر دے کہ ایک بت جو اس کے سامنے ہے وہ خدا ہے اسی طرح وہ مسلمان بھی یہ سوچنا شروع کر دے کیونکہ اسلام وہم نہیں سکھاتا۔ اسلام کوئی جھوٹا تصور انسانی ذہن میں پیدا نہیں کرتا اسلام یہ سکھاتا ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تمہیں اس امر کی معرفت حاصل ہو کہ تم سے نیک سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ نیک سلوک کرتا ہے اور تم سے بُرا سلوک کرنے والے سے خدا تعالیٰ بُرا سلوک کرتا ہے۔ اگر تم کو بھی یہ نظر آجائے اور تم کو بھی یہ محسوس ہونے لگ جائے کہ جس نے تمہارے ساتھ نیک سلوک کیا تھا اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے نیک سلوک کیا۔ اور جس نے تمہارے ساتھ بُرا سلوک کیا تھا اس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے بُرا سلوک کیا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہاری محبت الٰہی کامل ہو جائے گی۔ اور تمہاری نماز اپنی ذات میں مکمل ہو جائے گی۔ غرض اسلام واہمہ کی تعلیم نہیں دیتا اسلام ہمیں یقین اور معرفت کے مقام پر پہنچانا چاہتا ہے اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنی نمازوں کو اس طرح سنوار کر ادا کریں اور انہیں اتنا اچھا اور اعلیٰ درجہ کا بنائیں کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ ہم سے اتنا تعلق رکھے کہ ہمارے ساتھ حسن سلوک کرنے والے سے وہ حُسنِ سلوک کرے اور ہمارے ساتھ بُرا سلوک کرنے والے سے وہ بُرا سلوک کرے اور دوسری طرف ہماری اپنی آنکھیں اتنی روشن ہوں اور ہمارے دل میں اتنا نور بھرا ہو کہ ہم کو خود بھی نظر آجائے کہ خدا تعالیٰ ہماری تائید میں اپنے نشانات ظاہر کرتا ہے جب یہ مقام کسی کو حاصل ہو جاتا ہے تو وہ ہر قسم کے شکوک و شبہات سے بالا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کے روشن نشانات اس کی تائید میں ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اور وہ اس یقین سے لبریز ہو جاتا ہے کہ خدا اسے ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کے حسن سلوک اور انعامات کا مشاہدہ کر رہا ہوتا ہے۔ اور وہ اس یقین پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے کہ دُنیا اسے چھوڑ دے مگر خدا اسے نہیں چھوڑے گا۔ نادان اس کو نہیں سمجھ سکتا مگر وہ جس نے خدا تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہو وہ ایسی مضبوط چٹان پر قائم ہوتا ہے کہ دُنیا کی کوئی طاقت اس کے عزم کو متزلزل نہیں کر سکتی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ العنکبوت صفحہ ۳۳۶ و صفحہ ۳۳۷)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں ایک مڈل پاس مددگار کارکن کی ضرورت ہے جو لکھنا پڑھنا بھی جانتا ہو نیز ایک بیلدار کی جو پودوں اور درختوں کی عمدگی سے دیکھ بھال کا تجربہ رکھتا ہو کی ضرورت ہے۔ ہر دو اسامیوں کا گریڈ ۶۵-۱-۷۵/۱-۸۵ ہوگا ضرورت مند امیدوار اپنے امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت سے درخواستیں جلد بھجوائیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

برائے توجہ امراء، صدر صاحبان و سیکرٹریان اصلاح و ارشاد

۱- جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی طرف سے ماہوار رپورٹ اصلاح و ارشاد ہر ماہ کی دس تاریخ تک نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ میں موصول ہو جانی چاہیئے۔ یہ ذمہ داری امراء ضلع، امراء مقامی و صدر صاحبان مقامی کی ہے کہ وہ سیکرٹریان اصلاح و ارشاد سے اپنی نگرانی میں رپورٹ مرتب کرا کر ہر ماہ مقررہ تاریخ سے پہلے پہلے مرکز میں بھجوا دیں۔

۲- نئے انتخابات کی وجہ سے اکثر جماعتوں میں عہدہ داروں میں تبدیلی واقع ہو چکی ہوگی۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے امراء صاحبان، صدر صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح و ارشاد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکمل ڈاک کے پتہ جات سے نظارت اصلاح و ارشاد کو جلد از جلد آگاہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

محترم شیخ محمد بخش صاحب آف دھرم کوٹ بگہ کی وفات

خاکسار کے والد محترم شیخ محمد بخش صاحب آف دھرم کوٹ بگہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور موصی تھے مورخہ ۲۷/۱۰/۶۱ کو وفات پا گئے ہیں اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ۱۹۰۰ء سے قبل کے صحابہ میں سے تھے از راہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸/۱۰/۶۱ کو بعد نماز ظہر نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدہٗ انہیں صحابہ کے قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(عطاء اللہ کارکن وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

(۱) عاجزہ کے بڑے ماموں محترم محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ مونگھ کی صاحبزادی عزیزہ ساجدہ نصرت انتڑیوں میں زخموں کی وجہ سے کافی دنوں سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیزہ کو جلد شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ (زکیہ بیگم، اہلیہ چوہدری احمد علی صاحب کلرک دارالعلوم ربوہ)

(۲) برادرم ناصر احمد صاحب متعلم سیکنڈ ایئر کلاس دو ہفتہ سے بیمار ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

طیبہ علی خادم معلم وقف جدید حلقہ ننگل پاڑگ

ربوہ ڈی نمبر ایل ۵۲۵